8/-

توحیدیوں کا آپریشن

فضل الوحید

فی بیان الشرک والتوحید



تحریر	مناظر اسلام شیخ القرآن حضرت علامہ ابوصالح محمد فیض احمد اویسی قادری مدظلہ العالی
زیر اہتمام	ابوالخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی
ناشر	انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ نمبر 3 کراچی فون 2435088

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت ---------- (24) چوبیسویں

نام کتاب ---------- فضل الوحید فی بیان الشرک والتوحید

تحریر ---------- ابو صالح حضرت علامہ مولانا
فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

سن اشاعت ---------- اگست 1997 ربیع الاول 1418

ناشر ---------- شعبہ نشرواشاعت
انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ، کراچی۔
فون : 2435088

تعداد ---------- ایک ہزار (1000)

قیمت ---------- ---- 12/ روپے

قیمت خرید ---------- 8/ روپے

نوٹ

بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات قیمت اور ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔
انجمن انوار القادریہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح اور خبرگیری کے لئے مختلف مسائل اور عنوانات پر کتابیں اور لٹریچر شائع کئے جاتے ہیں۔
یہ کتاب "فضل الوحید فی بیان الشرک والتوحید" المعروف "توحیدیوں کا آپریشن" انجمن انوار القادریہ کے سلسلہ اشاعت کی (24) چوبیسویں کڑی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین
والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ اصحابہ اجمعین

امابعد! خیر القرون اور اس کے بعد کافی عرصہ مسلمان خود اپنے لئے دین و اسلام کا اطلاق فخر سمجھتا رہا اور سمجھنا بھی چاہئے کہ خود اللہ مالک و خالق عزوجل نے ہمارا نام مسلمان رکھا۔ **ھو سماکم المسلمین** (پ ۱۷ الحج ۷۸) اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا اور اسلام تو ایسا پسندیدہ اور محبوب لفظ ہے کہ صرف اور صرف امت محبوب کے لئے منتخب فرمایا جیسا کہ نور الانوار (درسی کتاب) میں ہے کہ لفظ دین دوسری امتوں کے لئے تھا لیکن اسلام حضور نبی پاک ﷺ کی امت کا خاصہ ہے اسی لئے دین موسوی، دین عیسوی، دین ابراہیمی کہا جاتا۔ لیکن اسلام موسوی وغیرہ نہیں یہ صرف ہمارے لئے ہے۔ (**الحمد للہ علی ذلک**) اور اس لفظ سے ایسا پیار فرمایا کہ خود اپنے لئے بھی اسی کو منسوب کیا چنانچہ فرمایا۔ **ان الدین عند اللہ الاسلام** (پ ۳ آل عمران ۱۸) اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ یعنی اس کے سوا اور کوئی دین مقبول نہیں۔ یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل و مقبول کہتے ہیں یہی بات ہم انہیں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اپنے لئے اسلام کے بجائے کوئی دوسرا لفظ مثلاً توحید کو ترجیح دیتے ہیں۔ بہرحال صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین اور اولیاء کاملین کو لفظ اسلام بہت محبوب تھا اور ہے اور خود کو مسلمان کہلوانا فخر و سعادت سمجھتے تھے اور سمجھتے ہیں۔

استعمال توحید کی بدعت

خوارج و معتزلہ فرقوں کی گمراہی بلکہ اسلام دشمنی تاریخ اسلام میں سورج سے زیادہ روشن ہے ایسے گمراہوں نے اپنے لئے نئی اصطلاح نکالی یہاں تک کہ معتزلہ تو وہ اپنے لئے اہل العدل و التوحید سے بڑھ کر کوئی لفظ گوارہ نہ کرتے (شرح عقائد و نبراس وغیرہ) گویا اسلام کے بجائے توحید کی ترویج اور اشاعت معتزلہ و خوارج کی مرہون منت ہے۔ ہمارے دور میں

جو لوگ توحید کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ یہ بھی دراصل انہی کے مردہ مذہب کو زندہ کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) اہلسنت جب تک زندہ ہیں انہیں معتزلہ و خوارج کے مردہ مذہب کو زندہ نہیں ہونے دیں گے بلکہ جو بھی اس غلط تصور کو سامنے لائے گا اسے بھی زندہ درگور کردیں گے۔ (ان شاء اللہ)

بدعت

جو لوگ توحید پر زور لگا رہے ہیں وہ تو خود کو بدعت کے دشمن بتاتے ہیں لیکن یہ بدعت اتنی محبت کیوں کہ اسلام کی اصلی اصطلاح کے بجائے نوپید (بدعت) کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے کہ خود کو مسلمان کہلوانے کے بجائے توحیدی 'موحد' کہلوانا فخر سمجھتے ہیں۔ اس میں راز کیا ہے یہ ان سے پوچھئے۔ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار کو کیوں بھول گئے۔

توحید کا تصور

اسلام تو جامع لفظ ہے ہی کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور جملہ صفات و افعال کو ماننے کے ساتھ حضور سرور عالم ﷺ کی نہ صرف رسالت بلکہ آپ کے تمام لائے ہوئے احکام کو تسلیم کرنے کا نام اسلام ہے اور لفظ توحید میں یہ تمام جملہ امور نہیں بلکہ اس میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ماننا ہے اور بس اسی لئے تو معتزلہ و خوارج کو اہل اسلام نے گمراہ اور خارج از اسلام بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے تو عاشق تھے لیکن رسالت ماب ﷺ اور آپ کے لائے ہوئے احکام کے مخالف۔ اگرچہ بظاہر احکام کے پابند تھے لیکن ان کی تعبیر غلط کرتے تھے۔

توحید کیا ہے

حضرت سید میر شریف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

التوحید فی اللغۃ الحکم بان الشیی واحد والعلم بانہ واحد وفی اصطلاح اہل الحقیقہ تجرید الذات الالھیہ عن کل مایتصور فی الافھام ویتخیل فی

الاوہام والاذہان۔ التوحید ثلاثه اشیا، معروفه الله بالربوبیه والاقرار بالواحدانیه ونفی الانداد عنه جملة۔

(رسالہ تعریف الاشیاء للسید شریف الجرجانی)

"توحید کا لغوی معنی ہے کسی چیز کے بارے میں حکم لگانا کہ وہ ایک ہے اور علم رکھنا کہ وہ ایک ہے۔

اہل حقیقت کی اصطلاح میں توحید کا معنی اللہ قدوس کی ذات مقدسہ کو معبودیت میں ہر ایک اس چیز سے مقدس و مجرد ماننا ہے جو وہم و گمان میں آسکتی ہو (یعنی تصورات و خیالات میں آنے والی کسی شے، کسی فرد، یا کسی ہستی کو بھی لائق عبادت نہ جانے صرف اللہ تعالیٰ کو معبود برحق مانے)

توحید تین چیزوں کا نام ہے

(۱) اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کے رب ہونے کے اعتبار سے

(۲) وحدانیت کا اقرار

(۳) اور اس سے ہر شریک کی نفی

خلاصہ کلام

توحید وہی ہے جس کا کلمہ طیبہ میں بیان ہے کہ اللہ (عزوجل) کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

نتیجہ: توحید صرف لا اله الا الله پر ایمان لانے کا نام ہے اور یہ کلمہ اسلام کا صرف ایک جزو ہے جب تک محمد رسول الله کلمہ کے دوسرے جزو پر ایمان نہ لائے مسلمان نہ ہو گا اس سے ثابت ہوا کہ ہر موحد مسلمان نہیں۔ ہاں ہر مسلمان موحد ہے۔ اس سے اہل فہم کو دعوت فکر ہے کہ جو صرف توحید کا دم بھرتا ہے وہ اندرون خانہ رسول اللہ سے خود بھی دور ہے اور دوسروں کو بھی دور رکھنا چاہتا ہے۔

توحیدی کا پردہ چاک:۔

توحید کی رٹ لگانے والوں کا اندرون خانہ یہی منصوبہ ہے کہ رسالت سے ہر طرح بیزاری ہو یا کم از کم اس سے دوری تو ہو جائے یہی وجہ ہے کہ توحید کی آڑ میں رسالت و ولایت کے تعظیمی امور کو شرک بتایا جاتا ہے صرف اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات سے لفظی تشابہ پر شرک ثابت کردیا جاتا ہے حالانکہ تمام امت مسلمہ متفق ہے کہ لفظی تشابہ سے شرک ثابت نہیں ہوتا مثلاً اللہ تعالیٰ حی ہے اس کے بندے بھی حیات سے موصوف ہیں اللہ علیم، سمیع، بصیر، خبیر ہے اس کے بندے بھی جیساکہ سورۃ الدہر میں فرمایا فجعلناہ سمیعا بصیرا۔ "تو اسے یعنی انسان کو ہم نے سمیع (سننے والا) بصیر (دیکھنے والا) بنایا۔" ایسے ہی دوسری صفات کا حال ہے اور شرک کی جو اصل تعریف ہے اس کا نام تک نہیں لیا جاتا ہے۔ عقائد کی مشہور اور درس نظامی کے ہر مدرسہ کے نصاب کی کتاب شرح عقائد میں ہے۔

الاشراک ھو اثبات الشریک فی الالوھیه یعنی وجوب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق العبادۃ کما لعبدۃ الاصنام۔

"یعنی شرک ثابت کرنا ہے شریک کا الوہیت بمعنی وجوب وجود میں جیساکہ مجوسی کرتے ہیں یا بمعنی استحقاق عبادت میں جیساکہ بت پرست کرتے ہیں۔"

محقق اعظم شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"بالجملہ شرک سہ قسم است در وجود در خالقیت و در عبادت

(اشعتہ اللمعات و تکمیل الایمان)

خلاصہ یہ کہ شرک کی تین قسمیں ہیں :

ایک تو یہ کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو واجب الوجود ٹھہرائے۔

دوسری یہ کہ کسی اور کو اس کے سوا خالق حقیقی جانے۔

تیسری یہ کہ اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرے یا جائز مانے۔

فائدہ:۔

اس تعریف کے بعد غور فرمائیں کہ کوئی مسلمان بھی اللہ کی طرح کسی نبی یا ولی کو واجب الوجود اور خالق اور عبادت کا مستحق نہیں سمجھتا ایسے حقیقت و مجاز اور ذاتی و عطائی کا فرق چھوڑ کر کسی کو نفع و نقصان وغیرہ کے عقیدہ سے شرک ثابت کیا جاتا ہے۔ مثلاً اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں "قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء۔" (الایت۔ پ ۹ سورۃ اعراف) لکھی اس کا ترجمہ لکھنے کے بعد اس کی تشریح میں لکھا۔

"یعنی سب انبیاء و اولیاء کے سردار پیغمبر خدا ﷺ تھے اور لوگوں نے انہیں کے بڑے بڑے معجزات دیکھے انہیں سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی تو اس لئے انہیں کو اللہ صاحب نے فرمایا کہ اپنا حال لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کردیں تاکہ سب لوگوں کو حال معلوم ہوجاوے سو انہوں نے بیان کردیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا کیا کرسکوں" الخ (تقویت الایمان ص ۳۸-۳۹)

یہی تقریر ماہر صاحب نے فاران توحید نمبر کے صفحہ ۸ پر "قل لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا الا ماشاء اللہ" اور صفحہ ۹ پر "قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری مایفعل بی ولا بکم" اور "قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب" (الایت) لکھنے کے بعد اپنے خیالات فاسدہ کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ذاتی اور عطائی کی جاہلانہ اور گمراہ کن تفریق کے بت کو بھی پاش پاش کردیا۔ جب نبی کے پاس بھی اللہ کے دیئے ہوئے خزانے نہیں ہیں تو پھر اور کس کے پاس ہوسکتے ہیں جب نفع و نقصان کا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مالک نہیں ہے اور انبیاء کرام تک اس معاملہ میں اپنے عجز و عدم اختیار و قدرت کا اظہار کرتے ہیں تو پھر نبی و رسول سے بڑھ کر ایسا کون "اللہ کا پیارا چہیتا" ہے جسے ہم اللہ کے دیئے ہوئے

خزانوں کا مالک، انسانوں کے نفع نقصان کا مختار اور احوال کائنات میں متصرف مان لیں۔

(جواب)۔ صرف لفظی ترجمہ اور وہ بھی صرف اپنے مطلب تک محدود رہنا اس جماعت کا عام شیوہ ہے ورنہ آیت مذکورہ میں مسلک اہلسنت کی تائید ہے نہ کہ تردید چنانچہ غور فرمایئے اللہ نے فرمایا :

قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا "تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں" یعنی مجھے نفع و نقصان کی ذاتی قدرت نہیں الا ماشاء اللہ مگر جو اللہ چاہے یعنی میں اللہ کے چاہنے سے نفع و نقصان کا مالک ہوں۔

فائدہ

اللہ تعالیٰ کے فرمان الا ماشاء اللہ کا مطلب یہ ہے میں ذاتی طور سے نفع و نقصان کا مالک نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے مجھے مالک بنادینے سے نفع و نقصان کا مالک ہوں۔

ثابت ہوا کہ آیت میں ذاتی قدرت کی نفی ہے نہ کہ عطائی کی بھی جس طرح دیوبندیوں وہابیوں کا غلط خیال ہے اور اسی وجہ پر دنیا بھر کے مسلمانوں کو مشرک بنایا جارہا ہے۔

حقیقت و مجاز کی مثال :۔

شریعت میں ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے صفات و افعال اس کے لئے حقیقت اور دوسروں کے لئے مجاز مثلاً بیٹا عطا کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے لیکن سیدنا جبریل امین علیہ السلام جناب مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہیں **لاهب لک غلاما زکیا**۔ "(میں اس لئے آیا ہوں) کہ تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔"

غور فرمایئے کہ وہ صفت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص فرمائی مثلاً فرمایا :

یخلق ما یشاء ط یهب لمن یشاء اناثا ویهب لمن یشاء الذکور اویزوجهم ذکرانا واناثا ج ویجعل من یشاء عقیما ط (پ ۲۵ الشوریٰ ۵۰-۴۹)

ترجمہ

پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملادے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے

لیکن جبریل علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہتے ہیں کہ "میں (اس لئے آیا ہوں) کہ تجھے ستھرا بیٹا دوں۔"

ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام متعدد صفات الٰہیہ کو اپنے لئے ثابت فرماتے ہیں۔

انی قد جئتکم بایته من ربکم لا انی اخلق لکم من الطین کھیئته الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا" باذن الله ج وابری الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله ج وانبئکم بماتاکلون وماتدخرون لا فی بیوتکم ط

(پ ۳ آل عمران ۵۰)

"میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں، تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فورا" پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔"

فائدہ:۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفات (۱) خلق (۲) تکوین (۳) شفاء (نفع دینا) (۴) احیاء (مردے زندہ کرنا) (۵) علم غیب۔

عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے لئے ثابت فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی بتادیا کہ یہ صفات مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔

لیکن توحیدی یہ جملہ صفات اللہ تعالیٰ کا خاصہ بتا کر کسی نبی ولی کے ماننے والوں کو مشرک بتاتا ہے اگرچہ ماننے والا ہزار بار کہے کہ میں یہ صفات نبی ولی کے لئے اللہ تعالیٰ کی عطا مانتا ہوں

لیکن توحیدی ہرگز تسلیم نہ کرے گا چنانچہ توحیدیوں کی اصولی کتاب تقویۃ الایمان کے علاوہ متعدد تصانیف میں لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے سوا خواہ وہ نبی ہو یا ولی، جن ہو یا فرشتہ کسی اور میں نفع و نقصان، بھلائی و برائی پہنچانے کی قدرت از خود یا خدا کی بخشی ہوئی جاننا اور ماننا شرک ہے۔ (درس توحید ص ۱۶)

اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی، ولی، پیر، شہید، غوث، قطب کو بھی عالم میں تصرف کرنے کی قدرت از خود ہے یا اللہ پاک نے ایسی قدرت ان کو بخشی ہے وہ شخص از روئے کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ مشرک ہو جاتا ہے۔ (درس توحید ص ۷)

نبی کریم علیہ السلام بے بس و عاجز:۔ (معاذ اللہ)

اسی قاعدہ پر خود امام الانبیاء حبیب کبریا ﷺ کو بھی بے بس و عاجز ثابت کیا جاتا ہے مثلاً دلائل سے ثابت کرنا کہ آپ ﷺ کا گھر سے بے گھر ہونا، وطن سے بے وطن ہونا، اور دندان مبارک شہید ہونا، پیشانی مبارک زخمی ہونا، جسم اطہر کا سنگ باری سے لہولہان ہونا، ساحر، کاہن، کاذب، صابی، مجنوں وغیرہ کا لقب پانا، کفار کا سب وشتم، لعن طعن سے پیش آنا، آپ کو برادری سے باہر کیا جانا، لین دین کھانا پینا موقوف، شادی بیاہ، رشتہ ناطہ الگ، اور مارے بھوک کے پیٹ پر پتھر باندھنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ کو کوئی قدرت نہ تھی۔ (معاذ اللہ) (درس توحید)

اسی طرح امام حسین کی آنکھوں کے سامنے دریائے فرات بہہ رہا تھا گھوڑے، گدھے، خچر، اونٹ تک سیراب ہو رہے تھے مگر آپ کا سارا کنبہ تین روز سے پیاسا پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہا تھا، پھر آپ کو اور آپ کے بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں، بیٹوں کو برچھیوں، تیروں اور تلواروں سے چھلنی کیا گیا۔ آپ اپنے بچہ کو پیش کر کے مخالفوں کو رحم دلاتے ہیں کہ ہم نے تمہارا کچھ بگاڑا ہوگا، اس بچے نے کیا بگاڑا ہے، مگر ایک بے رحم کا تیر بچہ کو لگتا ہے، اور بچہ باپ کی گود میں سانس توڑ دیتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ امام حسین کو کوئی قدرت نہ تھی، کیونکہ

قدرت کاملہ وہ ہے جو کسی دشمن سے نہ دبے، وہ اگر خدا کے سوا کسی اور میں ہو سکتی تو امام حسین اپنے دشمن کے مقابلے میں کبھی عاجز نہ ہوتے۔ (معاذ اللہ) (درس توحید)

انتباہ) ان جملہ اعتراضات کے جوابات ہم نے "البشریتہ لتعلیم الامتہ" اور "التصریفات فی اختیار صاحب المعجزات و الکرامات" میں لکھے ہیں۔ یہاں تو صرف یہ بتانا ہے کہ توحیدی عقیدہ رسالت و ولایت سے دور کرنے کی ایک یہودیانہ سازش ہے۔ اسی لئے توحیدیوں کی اصولی کتاب "تقویتہ الایمان" کے اسباق میں ایک سبق یہ بھی ہے کہ "خدا کے سوا کسی کو نہ مان۔"

فائدہ:۔

اسی سبق کو توحیدیوں نے سامنے رکھ کر رسالت و ولایت کے جملہ امور تعظیمی اور کمالات کو مختلف اطوار سے شرک وبدعت کہا اور شرک وبدعت کا کھاتہ کھول دیا۔ تجربہ شاہد ہے کہ ان کے ہاں دو فتوے چلتے ہیں۔ شرک یا بدعت۔ اور اہل حق کے دلائل کو اولاً تو مانتا نہیں۔ اگر کوئی روایت پیش ہوگی تو ضعیف و موضوع بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ماننا۔ حالانکہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ

صرف خدا کو ماننے والا بالکل مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک رسول اللہ ﷺ کی نبوت کو دل سے نہ مانے۔ خود اللہ تعالیٰ کا یہی فرمان ہے۔

قارئین کرام! اگر اللہ قدوس کے ساتھ کوئی اور معبود مانیں تو عقیدہ توحید سلامت نہیں رہتا۔ لیکن اس کی بارگاہ کے مقرب و مقبول ان کی محبوبیت ماننا اور ان کے خداداد عظیم کمالات و بلند مقامات پر یقین رکھنا تو توحید کے خلاف نہیں جن کے ادب و احترام کو اس وحدہ لاشریک نے واجب قرار دیا، جن کے ذکر کو اپنے ذکر سے ملایا جن کی رضا کو اپنی رضا قرار دیا نبی پاک ﷺ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے ذکر کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ (نساء۔۵۹)

"حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول اللہ کا۔"

اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون۔ (الانفال۔ ۲۰)

"حکم مانو اللہ اور اس کے رسول کا اور سن سنا کر اس سے پھر نہ جاؤ۔"

ویطیعون اللہ ورسولہ۔ (توبہ۔ 70)

"اور اللہ ورسول کا حکم مانتے ہیں۔"

یاایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول۔ (الانفال۔ ۲۴)

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ۔"

ومن یعص اللہ ورسولہ۔ (الاحزاب۔ ۳۶)

"اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا۔"

انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ۔ (النور۔ ۶۲)

"ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے۔" (ایمان لائے)

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ۔ (الاحزاب۔ ۵۷)

"بے شک جو ایذا دیتے اللہ اور اس کے رسول کو۔"

براءۃ من اللہ ورسولہ۔ (توبہ۔ ۱)

"بے زاری کا حکم سناتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے۔"

واذان من اللہ ورسولہ۔ (توبہ۔ ۳)

"منادی پکار دیتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے۔

ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المومنین ولیجہ (توبہ۔ ۱۶)

"اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بناؤ۔

الم یعلموا انہ من یحاد اللہ ورسولہ۔ (توبہ۔ ۶۳)

"کیا انہیں معلوم نہیں کہ جو مخالفت کرے اللہ اور اس کے رسول کی۔"

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ۔ (مائدہ۔ ۳۳)

"وہ یہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے"

ولا یحرمون ماحرم الله ورسوله۔ (توبہ۔۲۹)

"اور اس چیز کو حرام نہیں مانتے ہیں جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا"

ومن یشاقق الله ورسوله۔ (الانفال۔ ۱۳)

"اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے۔"

قل الانفال لله وللرسول۔ (الانفال۔۱)

"تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں۔"

فردوه الی الله والرسول۔ (نساء۔۵۹)

"تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو۔"

ولو انهم رضوا ما اتاهم الله ورسوله۔ (توبہ۔۵۹)

"اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے۔ جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا۔"

وقالوا حسبنا الله سیؤتینا الله من فضله ورسوله۔ (توبہ۔۵۸)

"اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول۔"

اذا نصحوا الله ورسوله۔ (توبہ۔۹۱)

"جبکہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں۔"

وسیری الله عملکم ورسوله۔ (توبہ۔ ۹۴)

"اور اب اللہ اور رسول تمہارے کام دیکھیں گے۔"

وارصادا لمن حارب الله ورسوله۔ (توبہ۔۱۰۷)

"اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے۔"

والله ورسوله احق ان یرضوه۔ (توبہ۔ ۶۲)

"اللہ اور اس کے رسول کا زیادہ حق ہے کہ انہیں راضی کرے۔"

فان لله خمسه وللرسول۔ (الانفال۔۴۱)

"تو پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول"

ذالک بانہم کفروا باللہ ورسولہ۔ (توبہ۔ ۸۰)
"یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے۔"
ومانقموا الاان اغنہم اللہ ورسولہ من فضلہ۔ (توبہ۔ ۷۴)
"اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ اور رسول نے اپنے فضل سے (مسلمانوں) کو غنی کر دیا۔"
اذا قضی اللہ ورسولہ امرا"۔ (الاحزاب۔ ۳۶)
"جب اللہ اور اس کا رسول کچھ حکم فرمادیں۔"
لتومنوا باللہ ورسولہ۔ (الفتح۔ ۹)
"تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔"
ومن لم یومن باللہ ورسولہ۔ (الفتح۔ ۱۳)
"اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر۔"
وینصرون اللہ ورسولہ۔ (الحشر۔ ۸)
"اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔"
تومنون باللہ ورسولہ۔ (الصف۔ ۱۱)
"ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر۔"
وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ (المنافقون۔ ۸)
"اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے۔"
فامنوا باللہ ورسولہ (التغابن۔ ۸)
"تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر۔"
وان تطیعوا اللہ ورسولہ۔ (الحجرات۔ ۱۴)
"اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے۔"
یایہا الذین امنوا لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ۔ (الحجرات۔ ۱)
"اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔"

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول۔ (محمد۔ ۳۲)

"اللہ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا حکم مانو۔"

وقعد الذین کذبوا اللہ ورسولہ۔ (توبہ۔ ۹۰)

"اور وہ بیٹھ رہے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا۔"

وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ (الاحزاب۔ ۲۹)

"اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو۔"

ومن یقنت منکن للہ ورسولہ۔ (الاحزاب۔ ۳۱)

"اور جو تم میں فرمانبردار ہو اللہ اور اس کے رسول کی......

واطعن اللہ ورسولہ۔ (الاحزاب۔ ۳۳)

"اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔"

اولئک الذین یومنون باللہ ورسولہ۔ (النور۔ ۶۱)

"وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔"

ومن یطع اللہ ورسولہ۔ (النور۔ ۵۲)

"اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا۔"

یایھا الذین امنوا لاتخونوا اللہ والرسول۔ (الانفال۔ ۲۷)

"اے ایمان والو اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو۔"

فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ (البقرہ۔ ۲۷۹)

"تو یقین کر لو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا۔"

ومن یخرج من بیتہ مہاجرا" الی اللہ ورسولہ۔ (النساء۔ ۱۰۱)

"اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ہجرت کرتا ہوا۔"

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا۔ الخ۔ (المائدہ ۵۵۔ ۵۶)

"تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والے۔

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ (سورۃ فتح ۸)
وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں۔ وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔
وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (انفال 17)
اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی
ولو انھم اذ ظلموا انفسھم اجائوک (نساء ۶۴)
اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں۔
من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (نسا۔۸۰)
جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

اصلی اور حقیقی توحید :۔

صرف اللہ کو ماننا اور رسالت کا تصور درمیان سے ہٹا دینا کفر ہے اور سراسر گمراہی اور ابلیسی حرکت ہے کہ ابلیس نے صرف خدا تعالیٰ کو تو مانا اور اب بھی مانتا ہے لیکن ملعون ٹھہرا اور کفار عرب بھی خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کو عملی طور پر مانتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ کی ذات اور کمالات کو دل سے نہ مانا تو جہنم کے نچلے اور سخت ترین طبقے میں گرے جیسا کہ قرآن مجید میں ان کے تفصیلی حالات بیان کئے گئے ہیں۔ ثابت ہوا کہ توحید کا یہ مفہوم بتانا کہ صرف اللہ کو مانو اور رسول ﷺ کے تصور کو درمیان سے ہٹانا ابلیسی توحید ہے حقیقی توحید یہ ہے کہ اللہ کو معبود اور رسول اللہ ﷺ کو اس کا نائب تسلیم کیا جائے۔

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ (دو جملے) کلمہ توحید ہے:۔

صرف اللہ کے نام لینے سے اسلامی توحید نہیں بلکہ محمد رسول اللہ کو ساتھ ملانے کا نام اسلامی توحید ہے۔ جس کا ترجمہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں۔ یعنی کوئی حقدار عبادت نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ یعنی اللہ

تعالیٰ کے سوا کسی کے الٰہ ہونے کی نفی اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے الٰہ ہونے کو ثابت کرنا توحید ربانی ہے جو تمام اسلامی عقائد میں سے بنیادی حیثیت رکھنے والا عقیدہ ہے۔

اسی مضمون کو قرآن کریم میں متعدد مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً

والٰھکم الله واحد لااله الاھو الرحمن الرحیم

تمہارا خدا صرف ایک خدا ہے۔ کوئی الٰہ یعنی خدا نہیں مگر وہی جو رحمٰن رحیم ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ ہے:۔ **مالکم من اله غیرہ**

تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ یعنی خدا نہیں۔

نماز میں ہے:۔ **ولا اله غیرک**

اور تیرے سوا کوئی الٰہ یعنی خدا نہیں۔

علمائے اسلام کا فیصلہ :۔

وہ توحید جو توحیدی پیش کرتے ہیں اسکی تصدیق اسلاف رحمہم اللہ میں کسی سے بھی نہیں۔ بلکہ تردید ثابت ہے لیکن اللہ کے فضل سے جس طرح توحید اہلسنّت مانتے ہیں اس کی تصدیق اسلاف صالحین میں ہزاروں بلکہ بے شمار علماء کرام کی تصریحات سے ملتی ہے۔

شرح عقائد کے حاشیئے میں شرح مقاصد سے نقل کرتے ہیں۔

ان حقیقته التوحید اعتقاد عدم الشریک فی الالوھیته و خواصھا و اراد بالا لوھیته وجوب الوجود۔ (شرح عقائد نسفی ص ۲۷)

توحید کی حقیقت یہ ہے کہ الوہیت اور اس کے خاصوں میں کسی چیز کے شریک نہ ہونے کا عقیدہ رکھا جائے اور الوہیت سے مراد واجب الوجود ہونا لیا ہے۔

اس میں اس امر کی صراحت ہے کہ الوہیت کا معنی واجب الوجود ہونا ہے اور توحید کا حقیقی معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو واجب الوجود نہ سمجھا جائے۔

اور فقیر نے گذشتہ اوراق میں مختصراً اور اپنی تصنیف "الادراک فی الاشراک" (کیا سنی مسلمان مشرک ہے) میں مفصلاً ثابت کرچکا ہے اور بحمدہ تعالیٰ ہر سنی مسلمان کا یہی عقیدہ

ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی واجب الوجود نہیں اسی لئے اس کے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں۔ چنانچہ عقائد حنفیہ کی مستند کتاب شرح فقہ اکبر میں ہے۔

والحاصل ان صانع العالم واحد اذ لایمکن ان یصدق مفہوم واجب الوجود الا علی ذات واحدۃ متصفتہ بنعوت متعدوۃ۔ (شرح فقہ اکبر ص ۱۶)

حاصل یہ ہے کہ تمام جہان کا بنانے والا ایک ہے اس لئے کہ واجب والوجود کا مفہوم سوائے ایک ذات کے جو متعدد صفتوں والا ہے اور کسی پر صادق نہیں آتا۔

اسی میں آگے ہے۔

وہذا الانہ تعالی واجب الوجود لذاتہ وما سواہ ممکن الوجود فی حد ذاتہ فواجب الوجود ہو الصمد الغنی الذی لایفتقر الی شی ویحتاج کل ممکن الیہ فی ایجادہ وامدادہ۔ (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۱۶۔ ۱۷)

اللہ تعالیٰ مخلوق میں سے کسی جیسا نہیں ہے اس لئے کہ وہ واجب الوجود لذاتہ ہے اور اس کے ماسوا سب اپنی ذات میں ممکن الوجود ہیں۔ تو واجب الوجود وہ صمد اور غنی ہے جو کسی شی کا محتاج نہیں۔ اور اس کی طرف ہر ممکن محتاج ہے اپنے موجود ہونے اور جاری رہنے میں۔

یہی مضمون تفسیر کبیر رازی میں ہے۔

واما الواجب لذاتہ فہو اللہ تعالی فقط۔ (تفسیر کبیر ص ۱۲۴، ج ۱۰)

بہرحال واجب الوجود لذاتہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہے دوسرا کوئی نہیں۔

نیز اسی میں ہے۔

لانہ یحسب دلالتہ علی الوجوب لذاتی یدل علی جمیع السلوب (تفسیر کبیر ص ۵۳۵، ج ۸)

لفظ الصمد اللہ تعالیٰ کی شان میں جو آیا ہے یہ اس کے واجب الوجود لذاتہ ہونے پر دلالت کرنے کے اعتبار سے تمام سلبی صفات پر دلالت کرتا ہے۔

ان مذکورہ بالا ائمہ تصریحات سے جہاں یہ واضح ہوا کہ واجب الوجود ہونا۔

الوہیت کا معنی ہے۔ جو صرف اللہ تعالیٰ میں ہے اور کسی میں نہیں پایا جاتا۔ وہاں (واجب الوجود کا مفہوم بھی واضح ہوا کہ) واجب الوجود وہ ہے جو اپنی ذات اور اپنی صفات اور اپنے کاموں میں کسی کا محتاج نہیں ہو۔ دوسرے سب اس کے محتاج ہوں۔ یعنی اس کی ذات خود قائم ہے۔ اسے کسی نے بنایا نہیں۔ اس کی صفتیں اس کی ذات سے یعنی ذاتی ہیں۔ کسی نے اسے وہ صفتیں دی نہیں۔

نیز علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمتہ اتقان میں ابن ملیق علیہ الرحمتہ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فالتوحید اثبات الھیتہ المعبود وتقدیسہ ونفی الھیتہ ماسواہ۔ (اتقاق ص ۱۶۰، ج ۲)

پس توحید یہ ہے کہ معبود کی الوہیت اور ہر عیب سے اس کا پاک ہونا ثابت کیا جائے اور اس کے ماسوا سے الوہیت کی نفی کی جائے۔

(۱) الوہیت کو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ماننا اور اس کے ماسوا سے الوہیت کی نفی کرنا توحید ہے۔ (۲) الوہیت کا معنی واجب الوجود ہونا اور عبادت کا حقدار ہونا ہے۔ (۳) واجب الوجود ہونا الوہیت کا اصلی حقیقی معنی ہے اور عبادت کا حقدار ہونا الوہیت کا التزامی معنی ہے۔ (۴) واجب الوجود کا معنی کہ ذات اس کی خود قائم ہے۔ کسی نے بنائی نہیں۔ اور اس کی صفتیں اس کی ذات سے قائم ہیں۔ کسی نے اس کو صفتیں عطا نہیں کیں۔ اور کام وہ خود اپنی طاقت و قدرت و علم و حکمت و تصرف سے کرتا ہے۔ کسی کی دی ہوئی طاقت و قدرت سے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صفات جو باری تعالیٰ کی ہیں وہی اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں۔ مثلاً صفات باری تعالیٰ یوں ہیں۔

رحمٰن	اول	علیم	بصیر	مغنی	حامد	ماحی
رؤف	آخر	احد	منعم	(کفیل)	عزیز	شافی
رحیم	طاہر	کریم	غفور	شکور	وکیل	مبین

نور باطن خلیفہ حکیم جامع ہادی

شاہد ولی شہید مبشر حق نافع دافع

سمیع غنی محمود مومن

رسول اللہ ﷺ کے اسمائے طیبہ

اول علیم رؤف آخر وحید

رحیم طاہر کریم نور باطن خلیفہ

شاہد ولی شہید سمیع غنی محمود

بصیر مغنی حامد ماحی منعم کفیل

عزیز شافی شکور غفور وکیل مبین

حکیم جامع ہادی مبشر حق نافع دافع

نوٹ : یہ صرف بطور نمونہ عرض کئے گئے ہیں۔

علماء محققین نے دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت حضور سرور عالم ﷺ سے موصوف ہیں۔ فرق وہی کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات عطاء ''منجانب اللہ''۔

تفصیلی صفات مع دلائل فقیر کی تصنیف ''اسماء المصطفیٰ'' میں ہے۔

بہرحال توحید باری تعالیٰ میں ذات و صفات باری تعالیٰ کو الوہیت کے خاصہ کے طور پر ماننا ضروری ہے۔ جو کہ ذاتی ہیں کسی کی طرف سے اس کو عطا نہیں ہوئیں۔ اور مخلوق میں جو صفات پائی جاتی ہیں وہ رب العالمین جل جلالہ کی عطا ہے۔ ان کو خدا تعالیٰ کی صفات کہنا کفر و شرک ہے۔ ان کو صفات باری کے ظہور اور جس مخلوق میں وہ عطا ہوئیں ان کو اس کا مظہر کہنا ایمان ہے۔ خواہ وہ صفت کیسی ہی ہو مثلاً حاضر و ناضر اور علم غیب اور نور اور تصرف و اختیار وغیرہ وغیرہ۔

توحیدیوں کی ایک غلطی کا ازالہ :-

توحیدی لوگ انبیاء و اولیاء سے تعظیم و احترام کے متعلقات افعال کو عبادت کے کھاتہ میں ڈال کر شرک کا فتویٰ لگا دیتے ہیں یہاں تک کہ کسی بزرگ کے ہاتھ پاؤں چومنا اور ان کی تعظیم کے لئے قیام وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ مخلوق کی تعظیم کے لئے خود اللہ تعالیٰ کے صریحی ارشادات قرآن مجید میں ہیں لیکن توحیدی نہیں مانتا اسی لئے یہاں تعظیم خلق و عبادت خالق کا فرق سمجھنا ضروری ہے۔

عبادت :-

صرف اللہ واجب الوجود ہے وہ ہر قسم کی محتاجی اور فنا سے پاک ہے اور جو واجب الوجود نہیں وہ عبادت کا مستحق نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو عبادت کا مستحق مانا جائے تو یہ شرک ہے کیونکہ اس کا واجب الوجود ماننا لازم آئے گا۔ اور واجب الوجود صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور کوئی نہیں نہ نبی نہ ولی نہ کوئی اور یہاں تک کہ امام الانبیاء بھی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یاد رہے کہ عبادت بھی تعظیم کی انتہائی کیفیت کا نام ہے جو نہایت عاجزی و انکساری پر مشتمل ہے لیکن عبادت محض عاجزی کی کسی خاص شکل کا نام نہیں۔ جب تک کہ دل کے خاص عقیدے اور نیت کی بنیاد پر اسے نہ کیا جائے۔ کیونکہ فرشتوں نے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو سجدہ تعظیم کیا تھا۔ آپ کی عبادت نہ کی تھی۔ حالانکہ عاجزی کی شکلوں میں یہ سجدہ عاجزی کی انتہائی شکل ہے۔

اسی طرح حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو آپ کے ماں باپ اور گیارہ بھائیوں نے سجدہ تعظیم کیا۔ آپ کی عبادت نہیں کی۔ کیونکہ جس اعتقاد اور نیت سے عبادت بنتی ہے وہ اس عاجزی میں شامل نہ تھی۔

تعریف عبادت از اسلام :-

(ا) صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں کہ

العبادة ہی اقصی غایتہ الخضوع والتذلل والعبادۃ غایتہ التذلل من العبد و نہایتہ التعظیم للرب سبحانہ وتعالی (خازن ص ۱۹، ج ۱)

عبادت آخری حد کی عاجزی ہے اور عبادت بندے کی عاجزی ظاہر کرنے کی آخری حد ہے۔ اور رب تعالیٰ سبحانہ کی انتہائی عظمت و بڑائی کو ماننا ہے۔

(۲) صاحب تفسیر مدارک فرماتے ہیں کہ

ہی اقصی غایتہ الخضوع والتذلیل (نسفی ص ۶، ج ۱)

وہ عبادت عاجزی ظاہر کرنے کی آخری حد ہے۔

(۳) حضرت امام فخر الدین رازی قدس سرہ نے لکھا کہ

العبادۃ عبارۃ عن نہایتہ التعظیم وہی لاتلیق الا بمن صدر عنہ غایتہ الانعام (تفسیر کبیر ص ۱۳۲، ج ۱)

عبادت انتہائی عظمت ماننا ہے اور وہ صرف اس کے لئے لائق ہے جس سے انتہائی انعام صادر اور ظاہر ہوا ہے۔

(۴) حضرت ابو السعود رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

العبادۃ اقصی غایتہ التذلیل والخضوع۔ (ابو السعود حنفی ص ۴۷، ہامش کبیر، ج ۱)

عبادت اقصی الغایات تعظیم کا نام ہے

فائدہ: اسلاف رحمہم اللہ کی تصریحات سے واضح ہوا کہ عاجزی ظاہر کرنے کی آخری حد محض کسی خاص شکل سے ثابت نہیں بلکہ اس کا دارومدار ایک خاص اعتقاد اور نیت پر ہے۔

تفسیر خازن اور امام رازی علیہ الرحمتہ نے وضاحت کر دی ہے کہ رب تعالیٰ کی انتہائی عظمت کو ماننا عبادت کی روح ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت ذات یہ ہے کہ وہ واجب الوجود ہے۔ اور اس کی تمام صفات ذاتی ہیں کسی کی عطا کردہ نہیں وہ اپنی ذات میں کسی کا محتاج نہیں اور نہ ہی وہ کسی ایک

صفت میں کسی کا محتاج ہے۔ تمام موجودات کو ہر قسم کے احسانات سے وہ ممنون فرمانے والا ہے۔ اعتقاد سے اللہ تعالٰی کے ساتھ جو عاجزی کا معاملہ کیاجائے وہ اس کی عبادت ہے۔ خواہ اس کے لئے ہاتھ کھول کر کھڑا رہے یا باندھ کر۔ جیساکہ قومہ اور قیام میں خواہ اس کے لئے جھک جائے۔ جیساکہ رکوع اور سجود میں یاکہ اس کے نام کا ذکر کرے جیساکہ زبانی اذکار یا اس کو مصیبت میں پکارے جیساکہ دعا میں یا اس کی رضاجوئی کے لئے مال قربان کرے جیساکہ زکوٰۃ و نفلی صدقات یا اس کے لئے چلے پھرے جیساکہ حج میں طواف و سعی صفا و مروہ کے درمیان یا مسجد کی طرف یا مریض کی عیادت کو جانا جبکہ اس کی تعلیم کے موافق ہو مخالف نہ ہو۔ کیونکہ اللہ سمجھ کر اس کے لئے عاجزی انتہائی تعظیم ہے جو عبادت ہے۔ اور اگر ایسی عظمت ذات یا عظمت صفات یا کسی ایک صفت یا فعل میں ایسی عظمت جو الہ کے معنی میں پائی جاتی ہے۔ کسی مخلوق کے لئے مان کر اس کے لئے عاجزی کرے تو وہ اس کی عبادت ہوگی جو خالص شرک ہے۔ کیونکہ اللہ تعالٰی کے سوا کسی میں الہ والی عظمت نہیں۔ کہ وہ کسی بات میں اللہ تعالٰی کا ممنون نہ ہو یا اس سے کسی بات میں بے نیاز ہو۔

تعظیم مخلوق :۔

کسی کو نبوت یا ولایت کے مقام پر فائز مان کر یا بہ عطاء الٰہی محسن سمجھ کر اس کے لئے عاجزی کا اظہار کرتا ہے تو یہ انتہائی عاجزی نہ ہوگی اور نہ اس کی عبادت ہوگی بلکہ اس کا ادب اور تعظیم ہوگی۔ جو اللہ تعالٰی کی رضا کا سبب ہے اہلسنّت کا منشور ہے۔ اللہ تعالٰی نے متعدد آیات میں ایسی تعظیم کا حکم فرمایا۔

(ا) فالذین امنوا بہ و عزروہ و نصروہ واتبعو النور الذی انزل معہ' اولئک ھم المفلحون۔ (پ ۹' اعراف)

ترجمہ :۔ پس جو لوگ آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تعظیم کی اور آپ کے دین کی مدد کی اور اس نور کا اتباع کیا جو آپ کے ساتھ اتارا گیا۔ وہی لوگ کامیاب ہیں۔

(۲) لیومنوا باللہ ورسولہ تعزروہ وتوقروہ۔ (پ ۲۶، الفتح)

ترجمہ:۔ تاکہ اے لوگوں تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

(۳) ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب۔ (پ ۱۷، الحج)

ترجمہ:۔ اور جو کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے

اسی طرح مکہ مکرمہ اور اس کا گرد و نواح اور مدینہ منورہ اور اس کا گرد ونواح حرم ہے اور اس کی تعظیم و ادب لازم کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ یہ حرم کی عبادت نہیں بلکہ ثواب اور اجر کا موجب ہے۔ کیونکہ ان کی انتہائی عظمت نہیں مانی جاتی۔ اور نہ ان کے لئے یہ انتہائی عاجزی ہے۔ بلکہ مخلوق مان کر اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم سے مشرف مان کر ان کا احترام کیا جاتا ہے۔

اسی طرح والدین کی تعظیم باعث رضائے الٰہی اور موجب اجر ہے۔ ان کی تعظیم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں۔ ایسے ہی استاد اور مرشد کی تعظیم و ادب ایسے ہی قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی تعظیم و ادب وغیرہ ان میں بعض فرض ہیں اور بعض مستحبات۔ لیکن توحیدی کو ان سے اختلاف نہیں ہے اختلاف ہے تو نبی و ولی کی تعظیم و ادب میں اس سے سمجھ لیں کہ ان کے دل میں کالہ ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے۔ "**فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا**" میں واضح فرمایا ہے۔

خلاصتہ البحث :۔

فقیر کی اس مختصر سی تحقیق سے واضح ہوا کہ کسی ذات کو معبود سمجھ کر اسے حاضر و ناظر ماننا اور اس کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھنا اور نور سمجھنا اور اس سے مدد مانگنا وغیرہ عبادت بن جاتا ہے۔ اگر ایسا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا جائے تو اس کی عبادت اور حق ہے اور اگر اس کے سوا کسی اور کے لئے کیا جائے تو اس کی عبادت ہوگی اور یہ خالص

شرک ہو گا۔ اسی لئے قرآن کریم میں جہاں الہ سمجھ کر پکارنا آیا ہے وہاں پکار عبادت والی مراد ہے اور مفسرین یدعون تدعون اور دعا کے لئے یعبدون تعبدون سے عبادت معنی کرتے ہیں۔ اگر عنایات ربانی سے سرفراز اور عطا خداوندی سے مالامال سمجھ کر اذن الٰہی سے مدد کرنے والا سمجھ کر پکارا جائے تو یہ انتہائی عاجزی نہیں اور نہ ان کی یہ عظمت انتہائی عظمت ہے۔ کیونکہ عطائی عظمت سے اوپر ذاتی عظمت ہے۔ یہ ان کی عبادت نہ ہوئی۔ بلکہ ان کی تعظیم اور ان کا ادب اور ان کی عقیدت ہوئی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں بلکہ یہ خاصہ مخلوق ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ محبوب حقیقی ہے اور ذاتی طور پر محبت کا مستحق ہے۔ یہ انتہائی عظمت ہے۔ جو صرف اللہ تعالیٰ میں ہے اور مخلوق سے محبت ذاتی مستحق مان کر نہیں بلکہ تجلیات خداوندی کا مرکز واسطہ قرب الٰہی جان کر ہے۔ اسی طرح جملہ صفات و افعال کو سمجھئے کہ معبود سمجھ کر ماننا شرک ہے محبوب سمجھ کر ادب و تعظیم بجا لانا عین اسلام ہے۔ اس کے لئے مزید دلائل، اور امثلہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن غبی المزاج کے لئے دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے بارے میں فرماتا ہے کہ

وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر فاتوا علی قوم یعکفون علی اصنام لهم قالو یموسی اجعل لنا الها" کما لهم الهه قال انکم قوم تجهلون۔ (پ ۹، اعراف نمبر ۱۳۸)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار اتارا تو ان کا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارے (جم کر بیٹھے) تھے بولے اے موسیٰ ہمیں ایک خدا بنا دے جیسا ان کے لئے اتنے خدا ہیں بولا تم ضرور جاہل لوگ ہو۔

فائدہ : آیت میں "عکوف الاصنام" یعنی بتوں کے پاس بیٹھنے کی مذمت کی گئی ہے صرف اس لئے کہ ان بتوں کو معبود سمجھ کر وہ لوگ آسن مارے بیٹھے تھے۔ اگر کوئی بتوں کے پاس معبود سمجھ کر نہ بیٹھے عام پتھر سمجھ کر بیٹھے تو شرک نہیں۔ جیسا کہ صفا و مروہ کی

Note

سعی کے لئے انتباہ سے ثابت ہوا ہے۔ صاحب روح البیان نے ان الصفا والمروۃ (الایۃ) کا شان نزول بیان فرمایا کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ دونوں ایک مرد اور عورت تھی انہوں نے کعبہ میں زنا کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی صورتیں مسخ کر کے پتھر کر دیا۔ پھر یہاں پر رکھ دیئے گئے تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو جب بہت بڑا عرصہ گذرا تو ان کی پرستش ہونے لگی جاہلیت کے لوگ کعبتہ اللہ کا طواف کرتے تو انہیں تعظیم کے طور ہاتھ لگاتے جب دور اسلام شروع ہوا تو تمام بت توڑ دیئے گئے ان میں یہ صفا و مروہ والے بت بھی تھے۔ مسلمانوں کو صفا و مروہ کی سعی کا حکم ہوا تو ان کا یہاں صفا و مروہ پر جانے سے نفرت ہوتی۔ صرف انہی بتوں کی وجہ سے کیونکہ صحابہ کرام ہر فعل جاہلیت سے کراہت کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ان کے مابین طواف کرنا چاہئے اور فرمایا یہ تو شعار اللہ ہے۔

ایسے ہی بتوں کو وسیلہ بنانے کی مذمت اسی لئے فرمائی کہ کفار بتوں کو معبود سمجھ کر وسیلہ بناتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیله ایھم اقرب ویرجون رحمته ویخافون عذابه ان عذاب ربک کان محذورا" (پ ۱۵' بنی اسرائیل ۷'۵)

وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے۔ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا۔

والذین اتخذوامن دونه اولیا. مانعبدھم الالیقربونا الی الله- الزمر ۳)

اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لئے کہتے ہیں کہ ہم تو انہیں صرف اتنی بات کے لئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کر دیں۔

ان آیات میں بتوں کو وسیلہ بنانا ممنوع فرمایا صرف اس لئے کہ وہ انہیں معبود سمجھ کر

وسیلہ بناتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خود وسیلہ انبیاء و اولیاء کا حکم فرمایا چنانچہ آیت
ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جائوک (الایته) اور آیت
یاایها الذین امنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیله۔

اختلافی مسائل کا حل

انہی قواعد و اصول کے پیش نظر اختلافی مسائل کا حل آسان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات و افعال ذاتی اور انبیاء و اولیاء کی صفات و افعال عطائی ہیں مثلاً" اللہ تعالیٰ کا حاضرو ناظر ہونا اس کا علم غیب اور اختیار و قدرت اور نور ہونا وغیرہ ذاتی ہے اور انبیاء و اولیاء کے لئے عطائی۔

مثلاً علم غیب کو لیجئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

عالم الغیب فلایظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول ۝ (پارہ ۲۹، سورہ جن)

اللہ تعالیٰ غیب کا جاننے والا ہے وہ اپنے خاص غیب پر کسی کو غلبہ نہیں دیتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

فائدہ : معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ رسول اللہ تعالیٰ کی عطا سے علم غیب رکھتے ہیں۔ اور ان کے لئے اللہ کے دینے سے غیب کا علم ماننا نہ توحید کے منافی ہے اور نہ شرک ہے۔

وماهو علی الغیب بضنین (پارہ 30 سورہ التکویر)

ترجمہ۔ اور یہ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

فائدہ : اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہدایت کاملہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بیان کرنے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ کھلا کھلا بیان فرماتے ہیں جیساکہ آگے احادیث کے ضمن میں ذکر آئے گا۔

وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما (پارہ ۵ سورہ نساء ع ۱۳)

ترجمہ۔ اے حبیب کریم (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان تمام چیزوں کا علم دے دیا جن کو آپ اس سے پہلے نہیں جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے۔

فائدہ: اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ وہ غیب کئی قسم کی چیزیں جو پہلے آپ نہیں جانتے تھے ان سب کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دے دیا۔ ان چیزوں میں شرعی احکام اور دلوں کے راز اور تمام پوشیدہ چیزیں شامل ہیں۔ جیسا کہ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے۔

علم غیب کی مزید تحقیق و تفصیل فقیر کی کتاب "غایتہ المامول فی علم الرسول" کا مطالعہ کیجئے۔

حاضر و ناظر :۔

یہ صفت بھی مطلقاً خاصہ خدا نہیں ہے۔ جس کو کسی نبی یا ولی کے لئے ماننا توحید باری کے خلاف اور شرک ہو۔ کیونکہ قرآن کریم میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ صفت ثابت ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

فکیف اذا جئنا من کل امه بشهید وجئنابک علی هولاء شهیدا"۔ (سورہ نساء)

ترجمہ۔ پھر کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے (یعنی اس امت کے نبی کو اس امت کا گواہ بنائیں گے) اور اے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو ہم ان پر گواہ لائیں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ نسفی لکھتے ہیں۔ اے شاہدا" علی من المعن بالایمان وعلی من کفر بالکفر وعلما من نافق بالنفاق۔ تفسیر نفسی۔ جلد نمبر ا صفحہ ۱۷۶۔ آپ اپنی امت کے ایمان والوں پر ان کے ایمان کی گواہی دیں گے اور کفر کرنے والوں پر ان کے کفر کی۔ اور منافقین پر ان کے منافق ہونے کی قیامت کے روز آپ گواہی دیں گے۔ اور معالم التنزیل میں ہے۔ شاہدا" یشهد علی جمیع الامته علی من راہ

و من لم یده۔ معالم التنزیل جلد نمبر ا ص ۴۴۱۔ ترجمہ۔ یعنی آپ اپنی تمام امت پر قیامت کو گواہی دیں گے جو آپ کے زمانے میں موجود ہوئے اور جو ابھی اس وقت موجود نہ ہوئے تھے اور حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک دن مدینہ منورہ سے نکل کہ احد کے شہیدوں کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ یا ایک تشریح کے مطابق ان کی قبروں پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر آپ لوٹ کر منبر کی طرف تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ میں تمھارا آخر میں پہلے جاکر انتظام کرنے والا ہوں۔ اور میں تم پر گواہ ہوں اور بلاشبہ میں اللہ کی قسم البتہ اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ (بخاری ج ا ص ۱۷۹)

ملک الموت :۔

موت کے فرشتے کو ہر وقت ہر ذی روح کے ساتھ حاضر و ناظر مخالفین بھی مانتے ہیں۔ اگر یہ صفت خاصہ خدا ہے تو پھر موت کے فرشتے کے لئے ماننا کیوں شرک نہیں اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ ملک الموت اور حاضر و ناظر پڑھئے۔ (لطیفہ) مولوی اسماعیل دہلوی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا بدعت سیئہ ہے۔ (ایضاح الحق الصریح) مولوی اسماعیل توحیدیوں کے امام برحق ہیں۔ حاضر و ناظر کی تحقیق فقیر کی تصنیف "دلوں کا چین" پڑھئے۔

مشکل کشا حاجت روا :۔

یہ صفت بھی اللہ تعالیٰ کی ذاتی ہے لیکن اس کی عطا و اذن سے انبیاء و اولیاء نے بغیر کسی سبب ظاہری کے بے شمار مشکلیں حل فرمائیں آیات قرآن اور احادیث صحیحہ میں انبیاء و اولیاء کے لئے ثابت ہے۔

قرآن مجید

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادر زاد اندھوں اور کوڑھوں. کو ہاتھ پھیر کر باذن الٰہی بینا و تندرست کر دیتے تھے اور باذن الٰہی مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ سورہ آل عمران پ ۳

اور سورہ مائدہ پ ۷ میں قرآن کریم میں موجود ہے۔

(۲) حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک صحابی آصف بن برخیا جو کہ ولی ہے۔ ملک سبا سے بلقیس کا بھاری تخت پلک جھپکنے سے پہلے لاکر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں رکھ دیتا ہے۔ پارہ ۱۹' سورہ نمل

احادیث مبارکہ

(۱) حدیث مبارک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زوراء کے مقام پر جبکہ پانی نایاب تھا آپ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا آپ ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیا آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی برتن میں جاری ہوگیا تو لوگوں نے وضو کرلیا۔

(۲) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے جنہوں نے وضو کیا تو آپ نے فرمایا کہ تقریباً" تین سو۔ (متفق علیہ۔ مشکوۃ شریف ص ۵۳۷)

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں جو کی روٹیوں کو توڑ کر اس میں گھی نچوڑ کر چوری بنائی گئی اور اس کھانے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پڑھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دس دس آدمی بٹھا کر باری باری کھلانا شروع کردیا' اسی (۸۰) صحابہ کھا کر سیر ہوگئے۔ اور وہ چوری کا کھانا جتنا تھا اتنا ہی ابھی پڑا تھا۔ اس سے کچھ کم نہیں ہوا۔ (متفق علیہ۔ مشکوۃ شریف ص ۵۳۷)

نفع و نقصان :-

ذاتی صفت اللہ تعالیٰ کی ہے عطائے خلق خدا کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آیت۔

قل لا املک لنفسی نفعا" ولاضرا" الا ماشاء اللہ (پ ۹)

کہہ دیجئے میں اپنی جان کے نفع و نقصان کا خود مالک نہیں مگر جو چاہے اللہ۔

ضرور پڑھیں

ارشاد فرمایا ہے کہ ذاتی طور تو نفع و نقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے لیکن اپنی مخلوق میں جس کے لئے چاہے نفع و نقصان کا مالک بنا دے۔

چنانچہ آیات ذیل میں ہے۔

وذکرفان الذکری تنفع المومنین۔ (پ ۲۷، ۲)

اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو نفع دیتا ہے

وانزلنا الحدید فیه باس شدید و منافع للناس (پ ۲۷، ۱۹)

اور ہم نے لوہا اتارا اس میں سخت انچ (نقصان) اور لوگوں کے لئے نفع ہے۔

ولکم فیھا منافع کثیرۃ (پ ۱۸، ۱)

اور ان چوپایوں میں تمہارے لئے بہت سے نفع ہیں۔

یوم ینفع الصدقین صدقھم۔ (پ ۷، ۵)

اس دن سچوں کو ان کا سچ نفع پہنچائے گا۔

یومئذ لاتنفع الشفاعه الامن اذن له الرحمن ورضی له قولا○ (پ ۱۶، ۱۴)

قیامت کے دن، کسی کی شفاعت نفع نہ دے گی مگر اس کی شفاعت نفع دے گی، جسے رحمٰن نے اذن دے دیا اور جس کی بات پسند فرمائی۔ کافروں کی شفاعت کرنے والوں کی شفاعت نفع نہ دے گی۔ (مومنوں کو دے گی)

ویتعلمون مایضرھم ولاینفعھم (پ ۴، ۱۱)

اور وہ (جادو) سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے گا اور نفع نہ دے گا۔

فائدہ : ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نفع و نقصان پہنچانے کی قدرت و تاثر رکھتا ہے۔ لہٰذا اس کے مقبول اور پاک بندوں میں بھی نفع و برکت پہنچانے کی قدرت و تاثر اللہ تعالیٰ کی عطا سے ثابت ہوئی۔

لطیفہ : توحیدی بد نظر کو مانتے ہیں بلکہ اس موضوع پر ان کی طویل تصانیف ہیں حال ہی میں ایک کتاب "النظر حق" نجدیوں نے شائع کی ہے جس میں دلائل و شواہد سے

بد نظر کا اثبات کیا ہے لیکن انہیں کہا جائے کہ انبیاء و اولیاء کی نگاہ کرم سے ہزاروں بلکہ بے شمار لوگوں کی بگڑی بن گئی۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک نظر سے کئی چوروں کو ابدال بنایا وغیرہ وغیرہ تو ان کو شرک یاد آجائے گا گویا یہ شر کے قائل ہیں لیکن خیر کے دشمن۔ حالانکہ جہاں نظر شر حق ہے تو نظر خیر کا حق ہونا بطریق اولیٰ حق ہے اس لئے کہ حدیث میں "النظر حق" مطلق نظر ہے خیر ہو یا شر لیکن افسوس کہ توحید نظر شر کو دلائل سے ثابت کرے اور نظر خیر کو شرک بتائے۔

عجب رنگ ہیں ان کے توحیدی ہونے کا

حالانکہ چاہئے یہ کہ نظر خیر کو پہلے مانا جائے کیونکہ مومن سراپا خیر ہی خیر ہے اور شر کو بعد میں لیکن وہ بھی مجبور ہیں کہ انہیں خیر نصیب ہوئی ہی نہیں۔ ورنہ جنہیں خیر ہی خیر ہے وہ بول اٹھتے ہیں

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

ھذا اخر مارقمہ قلم الفقیر القادری

ابو الصالح محمد فیض احمد اویس رضوی غفرلہ

بہاولپور پاکستان

۱۳ ۱۳۹۷ء

پیغام اعلحضرت امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ

"پیارے بھائیوں!!! تم مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں کہ تمہیں بہکادیں۔ تمہیں فتنے میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے رافضی ہوئے' نیچری ہوئے' قادیانی ہوئے' چکڑالوی ہوئے' غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیئے ہیں۔ تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں۔ ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اقدس ﷺ رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں۔ حضور سے صحابہ روشن ہوئے' ان سے تابعین روشن ہوئے' تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے' ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے۔ ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت' جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنی توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو۔ فورا اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو"

(وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)

کنزالایمان ۔۔۔۔

از قلم: محمد الطاف قادری رضوی

حضرات محترم!

دور حاضر میں اس وقت قرآن مجید کے بے شمار تراجم شائع ہو چکے ہیں ۔۔۔

لیکن کنزالایمان (ایمان کا خزینہ) ان تمام تراجم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا دیگر تراجم میں :

- قرآن مجید میں جگہ جگہ اپنی عقلی بنیاد پر عیوب و نقائص کو شامل کیا گیا ہے۔
- اپنی عقلی بنیاد پر قرآن مجید کے مفہوم اور منشاء الٰہی سے ہٹ کر خود ساختہ مطالب بیان کئے گئے ہیں۔
- تعظیم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو اصل ایمان ہے اس عقیدے میں غلط بیانی اور گمراہی سے کام لیا گیا ہے۔
- اولیاء اللہ کی عظمت کو ختم کرنے کے لئے بتوں کی مذمت والی آیات ان پر چسپاں کی گئی ہیں۔
- قرآن مجید کے ترجمے کے لئے شان نزول، احادیث کریمہ اور معتبر اسلامی تفاسیر کی بجائے اپنی ذاتی رائے سے قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے۔

عظمت قرآن مٹانے میں اے جاہلوں کوئی کسر بھی چھوڑی
مال کی خاطر دین بھی چھوڑا غیرت ایمان و مسلمانی بھی چھوڑی

یقیناً یقیناً کوئی مسلمان یہ نہیں چاہے گا کہ وہ خود ایسا ترجمہ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے بلکہ تمنائے مسلم تو یہ ہوگی کہ ایسا ترجمہ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے جو

۔۔۔ شان الوہیت کا پاسبان ہو۔ ۔۔۔ ناموس رسالت کا نگہبان ہو۔
۔۔۔ عظمت اہل بیت و صحابہ کرام کا ضامن ہو۔ ۔۔۔ اولیاء اور صالحین کی عظمت کا امین ہو۔
۔۔۔ معتبر تفاسیر اور احادیث کریمہ کا ترجمان ہو۔ ۔۔۔ فصاحت و بلاغت میں عالی شان ہو۔
۔۔۔ گستاخیوں اور گمراہ کن عقائد سے پاک ہو۔ ۔۔۔ بے ادبی و بے حرمتی سے صاف ہو۔

الحمد للہ ان محاسن کا مرقع کنزالایمان ہی ہے جس میں ہر مقام پر رب قدیر کی شان اور عزت و ناموس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صالحین کے ادب و احترام کو خاص کر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

لہٰذا ایسا ترجمہ قرآن جو علمی، لغوی و اصطلاحی، ادبی اور خاص کر اعتقادی حسن کا پیکر ہو کسی عاشق ہی کے قلم کا شاہکار ہو سکتا ہے۔

ہاں! ہاں!!! یہ ترجمہ قرآن "کنزالایمان" عاشقوں کے امام، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ہے۔ تمنائے مسلم پوری ہوئی۔ قرآن کی روح تک پہنچنے کے لئے ترجمہ قرآن خریدتے وقت یا دوسروں کو تحفہ دیتے وقت کنزالایمان کا عظیم نام ضرور یاد رکھیں۔ شادی بیاہ میں دولہا دلہن کو تحفے میں کنزالایمان ہی دیں۔

خدمت قرآن پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحب قرآن ہے آج بھی

انجمن انوار القادریہ آپ کی خدمات میں پیش پیش
کچھ تعارفی باتیں

انجمن انوار القادریہ ماہ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ بمطابق ۱۹۹۵ء کو معرض وجود میں آئی۔ انجمن انوار القادریہ کے سرپرست اعلیٰ "مفتی پنجاب حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق احمد قادری رضوی صاحب" ہیں جن کی دعاؤں اور فیضان نظر سے انجمن انوار القادریہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

الحمد للہ انجمن انوار القادریہ کے زیر اہتمام اس وقت شہر کراچی میں نو (9) مدارس بنام "مدرسہ قادریہ رضویہ" قائم ہو چکے ہیں اور ان مدارس میں الحمد للہ بچے اور بچیاں حفظ و ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم سے سرفراز ہو رہے ہیں۔ ان سات مدارس میں طلباء کی تعداد تقریباً" سترہ سو (۱۷۰۰) سے زیادہ ہے۔ جو حفظ و ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ ان بچوں میں مسلک اعلیٰ حضرت کی روح بھی بیدار کی جا رہی ہے۔

"مدرسہ قادریہ رضویہ"

(۱) جمشید روڈ، حیدر آباد کالونی (جو کہ انجمن کا مرکزی دفتر بھی ہے۔)
(۲) کراچی سینٹر نزد نیو ٹاؤن تھانہ سبزی منڈی
(۳) بلوچ پاڑہ، جہانگیر روڈ
(۴) غوثیہ کالونی پی آئی بی کالونی
(۵) پیراڈائز اسکوائر گلشن اقبال
(۶) بہار کالونی جمشید روڈ نمبر ۲
(۷) نوبل ہائٹس، چاندنی چوک سبزی منڈی

مساجد کا قیام :

انجمن انوار القادریہ کے زیر اہتمام مساجد اہلسنت کے قیام پر بھی بھرپور توجہ دی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں الحمد للہ بہار کالونی جمشید روڈ نمبر ۲ میں "جامع مسجد فیض رضا" قائم ہو چکی ہے اور دوسری مساجد کے لئے کام جاری ہے۔

شعبہ ٹرانسپورٹ :

انجمن کی شاخوں میں باہمی ربط اور آپ کی سہولت کے لئے شعبہ ٹرانسپورٹ بھی قائم کیا گیا ہے۔ جو دور کے علاقوں سے آنے والے بچوں کو آمد و رفت کی سہولت فراہم کر رہا ہے اور ہمیں قرب و جوار کے علاقوں سے جوڑ دیتا ہے۔ شعبہ ٹرانسپورٹ کی وجہ سے کراچی کے کئی علاقوں سے بچے مدرسہ قادریہ رضویہ سے تعلیم قرآن با آسانی حاصل کر رہے ہیں۔

شعبہ نشرواشاعت :

یہ شعبہ بھی الحمد للہ اپنی مثال آپ ہے۔ ملک بھر بلکہ بیرون ممالک میں بھی شعبہ نشرواشاعت کی دھوم ہے۔ کتابوں کا اشاعتی سلسلہ، کارڈز، اسٹیکرز پمفلٹ وغیرہ بھی وقتاً" فوقتاً" شائع کئے جاتے ہیں۔ یہ کتاب بھی انجمن انوار القادریہ کے سلسلہ اشاعت کا ایک شاہکار ہے۔

آپ سے اپیل

ہر کام کو انجام تک پہنچانے کے لئے یا اپنی منزل کے حصول کے سلسلے میں ظاہری اسباب کی ضرورت ضرور در پیش ہوتی ہے۔ ازراہ محبت دین متین آپ ہماری مالی مدد (زکوٰۃ، عطیات، فطرہ، قربانی کی کھالیں اور تعمیری سامان) اور حوصلہ افزائی فرماتے رہیں اور انجمن انوار القادریہ سے محبت کو مزید بڑھاتے رہیں۔ آپ مسلمان بھائیوں کی محبت اور مدد ہمارے مقاصد کو حاصل کرنے میں معاون ثابت ہوگی۔

انجمن انوار القادریہ کی مالی اعانت کے لئے رابطہ فون نمبر 2435088

ناشر

انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ کراچی

دنیائے سُنّیت کا پیغام

- نماز' روزہ و دیگر فرائض' واجبات اور سنتوں کی پابندی کیجئے۔
- قرآن مجید کا ترجمہ کنزالایمان ضرور پڑھا کیجئے۔
- گستاخان رسول وصحابہ اور اولیاء کے گستاخوں سے بچا کیجئے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا پرچار کیجئے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانیئے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ضرور ضرور انگوٹھے چومیں۔
- مساجد میں بوقت اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنا رائج کیجئے۔
- ہر جمعہ کی نماز کے بعد مسجدوں میں کھڑے ہوکر ضرور سلام پڑھیں۔
- ہر مشکل میں یااللہ جل جلالہ مدد - یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدد کہا کیجئے۔
- گیارہویں شریف' نیاز و فاتحہ اور دیگر معمولات اہلسنّت پر عمل کیجئے۔
- ۱۲ ربیع الاول کے دن جلوس میں ضرور شرکت کیجئے۔
- محفل نعت میں آیا کیجئے۔
- اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دیا کیجئے۔

انجمن انوار القادریہ

شعبہ نشرواشاعت انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ نمبر3 کراچی فون : 2435088